بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۶ صلح ۱۳۴۵ھش ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۱۶ جنوری ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکبّر اور شرارت سے ستّر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں

انسان کو چاہیئے کہ کبھی خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ کرے

"تکبّر اور شرارت بُری بات ہے۔ ایک ذرا سی بات سے ستّر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا۔ مدت سے وہاں بارش نہیں ہوئی تھی۔ ایک دفعہ بارش ہوئی تو پتھروں پر اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا ولی پن چھین لیا۔ آخر وہ بہت سا غمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اس کو پیغام آیا کہ تُو نے اعتراض کیوں کیا تھا تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے اس نے کسی سے کہا کہ ایسا کر کہ میری ٹانگ میں رسہ ڈال کر پتھروں پر گھسیٹ۔ پر اس نے کہا کہ ایسا کیوں کروں اس عابد نے کہا کہ جس طرح میں کہتا ہوں اسی طرح کرو۔ آخر اس نے ایسا ہی کیا۔ یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگیں پتھروں پر گھسٹنے سے چھل گئیں تب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ بس کر اب معاف کر دیا۔ اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض کرتے ہیں۔ ذرا زیادہ بارش ہو جائے تو کہتے ہیں کہ ہم کو ڈبونے لگ گیا ہے اور ذرا توقف بارش میں ہو تو کہتے ہیں کہ اب ہم کو مارنے لگا ہے۔ یہ اعتراض کیسے بُرے ہوتے ہیں۔ دیکھو تقویٰ کیسے گم ہو گیا ہے اگر ایک دو آنے رستے میں مل جاویں تو جلدی سے اٹھا لیتا ہے اور پھر اس کو کسی سے نہیں کہتا حالانکہ تقویٰ کا کام یہ تھا کہ وہ اس کو سب کو سناتا اور جس کے ہوتے اس کے حوالے کرتا۔ پھر کہتے ہیں کہ بارش نہیں ہوتی۔ بارش کیسے ہو اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے اگر زیادہ بارش ہو تو دہائی دیتے ہیں۔ ان سب حالتوں میں انسان تقویٰ سے خالی ہوتا ہے پس چاہیئے کہ صبر کرے اگر صبر نہ کرے تو پھر کافر ہو کر تو روٹی کھانی حرام ہے انسان کو چاہیئے کہ کبھی خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ کرے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۵۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

کل حضور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور ایدہ اللہ نے اعتکاف کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت نیز لیلۃ القدر کی عظیم الشان برکات پر بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ (خطبہ کا مکمل متن قریبی اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۵ جنوری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طبیعت درد گردہ کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب بنگالی مبلغ انچارج امریکہ اپنے تازہ مکتوب میں احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"خاکسار جماعت احمدیہ امریکہ اور مبلغین کی طرف سے تمام احباب جماعت اور بزرگان دین کی خدمت میں مؤدبانہ السلام علیکم عرض کرتے ہوئے درخواست کرتا ہے کہ رمضان المبارک کے بقیہ ایام میں ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنے اور خدمت دین کا فریضہ پوری طرح بجا لانے کی توفیق بخشے۔ اور جماعت کے احباب کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ نیز امریکن لوگوں کے دلوں کو اسلام قبول کرنے کے لئے کھول دے اور جلد از جلد اسلام اور احمدیت کو اس ملک میں کامیاب کرے۔ آمین"

(وکالت تبشیر ربوہ)

مظفر گڑھ (بذریعہ ڈاک) مکرم جناب سید ارتضیٰ علی صاحب لکھنوی مقیم کراچی حال وارد مظفر گڑھ گذشتہ تین سال سے بلڈ پریشر و عارضہ قلب کے باعث بیمار ہیں۔ پچھلے دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تھی۔ اب طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب ان مبارک ایام میں خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۶۶ء

اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفاً

اسلام نے ہر شعبۂ حیات کے لئے نہ صرف بنیادی اصول دیئے ہیں بلکہ تفصیلی راہنمائی بھی فرمائی ہے۔ ان اصولوں اور تفصیلی اوامر ونواہی کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں واضح فرما دیا ہے۔

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین

یعنی یہ کتاب متقین کی ہدایت کے لئے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے جو آگے آتا ہے اس کو پہلے متقیانہ توجہ پیدا کرنا لازمی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم میں چانکیہ اور میکیا ویلی ڈپلومیسی کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے اس سے صرف حقانی لوگ ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ کتاب دنیا سے فریب کارانہ چالبازیوں اور مکارانہ سیاست کے قلع قمع کے لئے نازل ہوئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جو انبیاء علیہم السلام کسی وقت یا کسی خطۂ ارضی میں مبعوث ہوتے ہیں وہ سب کے سب اسی لئے آتے ہیں کہ دنیا کو ناکارہ اور عبث چالبازیوں کے پھندوں سے رہائی دلائیں جو باطل کا طرۂ امتیاز ہے۔

تاریخ انسانی کا مطالعہ کرنے سے یہ امر بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ دنیا میں جس قدر ہنگامہ آرائیاں اور خونریزیاں ہوئی ہیں۔ ان کی وجہ بعض افراد اور اقوام کی عیاری۔ بے ایمانی، وعدہ شکنی۔ مکاری اور کید وخدع فریب ہی ہوتے رہے ہیں۔ بے شک بادی النظر میں اس قسم کے طریق کار محدود ماحول میں کامیاب نظر آتے ہیں۔ مگر تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے سے واضح ہوجاتا ہے کہ اس طریق کار کو حق کے مقابلہ میں ہمیشہ شکست اور پسپائی کا منہ دیکھنا پڑا ہے اور ہمیشہ سلامت روی اور حق وانصاف ہی آخر میں کامران اور فتح مند ثابت ہوتے ہیں۔

آپ کبھی قوم کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں باطل ہمیشہ ہی حق کے مقابل پر بھگوڑا ہی نظر آتا ہے اور ہر معاملہ میں قرآن کریم کی یہ سچائی کہ ان الباطل کان زھوقاً نمایاں اور درخشندہ ہوتی رہی ہے۔

یہ درست ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے گمراہ مصنفین بھی پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے سیاست میں حکام کی ہوس ملک گیری کو مہمیز کرنے کے لئے مکارانہ اور ظالمانہ طریق کار اختیار کرنے کے لئے بڑے بڑے دلآویز مقالے اور رسالے تصنیف کئے ہیں اور ان کی اشاعت کو یہاں تک وسعت ملی ہے کہ اکثر خود پسند اور ظالم حکمرانوں نے ان کو جامۂ عمل پہنا کر کچھ دنیوی جاہ وحشمت حاصل بھی کر لی ہے۔ لیکن زمانے نے ہمیشہ تاریخ پر اس طریق کار کی ہزیمت اور شکست کے نقوش ہی ابھالے ہیں۔

بات یہ ہے کہ انسانی تاریخ میں شخصی انتفاع اور استبداد کا رجحان کام کرتا رہا ہے۔ اکثر ایسے منچلے لوگ اس دنیا میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جن کے دماغ میں ملک گیری اور طاقت اندوزی کا سودا کارفرما ہوجاتا رہا ہے۔ اور اتفاق سے ایسے لوگوں کو کوئی ایسا مشیر بھی میسر آجاتا رہا ہے جو ان کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مکاری کا فلسفۂ اقتدار پیش کرتا رہا ہے۔ چنانچہ تاریخ میں اس قسم کے دو مشیر بہت شہرت یافتہ ہیں۔ اول ہندوستان کا چانکیہ جس کا دوسرا نام کوٹلیا بھی ہے اور دوسرا یورپ کا میکیا ویلی۔

ان دونوں کے ماحول اور ان کی شخصیتوں کا مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں شخص احساس کمتری کے مریض تھے۔ چانکیہ ایک برہمن تھا جو موریا خاندان کے بانی چندر گپت کے عہد میں ہوا ہے بظاہر یہ شخص ایک فقیرانہ زندگی بسر کرتا تھا مگر اس کی رسائی دربار تک تھی، جب آریا قوم ہندوستان میں زوال پذیر ہوئی اور ان کے مخالف اور ان کی دانست میں ادنیٰ جاتی کے افراد زور پکڑ گئے تو وہ خود تو میدانِ جنگ میں صاحبانِ اقتدار کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے انہوں نے حکام کا اتالیق بن کر طاقت حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا۔

آج تک اس قوم کا یہی وطیرہ چلا آیا ہے۔ اسی طرح یورپ میں میکیا ویلی نے وہی پارٹ ادا کیا ہے جو چانکیہ نے ہندوستان میں کیا۔ چنانچہ غلط عیسائیت سے مایوس ہوکر یورپ مادیات کی طرف راغب ہوگیا۔ اور جب مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ میدانِ جنگ میں شکست کھا گیا تو اس نے بھی میکیا ویلی کا طریق اختیار کر لیا۔ خود عیسائیت بھی اسی رنگ میں رنگی گئی ہے۔ چنانچہ پادری لوگ طرح طرح کے فریب کارانہ طریقے عیسائیت کی اشاعت کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ جو راستی سے بہت دور ہوتے ہیں۔ مکر وفریب دنیا کے لالچ وغیرہ ان کے ہتھیار ہیں۔

بے شک آج مکاری اور عیاری کا دور دورہ ہے مگر اسلامی اصول کی بیداری بھی شروع ہوگئی ہے۔ چنانچہ پاک بھارت کی گذشتہ جنگ میں پاکستانیوں نے بڑی حد تک اسلامی کردار کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور بھارت کی مکاری وغیرہ کے مقابلہ میں حق کی جو فتح ہوئی ہے، اس سے تمام دنیا متاثر ہوئی ہے۔ اور دنیا پر قرآن کریم کی یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ

(۱) وما کید الکافرین الا فی ضلال (مومن ۲۶)

(۲) ان کید الشیطان کان ضعیفاً (النساء ۷۷)

(۳) وان اللہ موھن کید الکافرین (انفال ۱۹)

رسمِ تجرّد کی شکست

ریوڈی جنیرو ۲ جنوری۔ جنوبی امریکہ برازیل کے صوبہ مانا گیرس کے چھ رومن کیتھولک پادری یہ تجویز سوچ رہے ہیں کہ

پوپ سے استدعا کی جائے کہ انہیں باضابطہ شادی کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ رپورٹ کل اخبار "جرنل ڈی برازیل" میں شائع ہوئی ہے۔

ان پادریوں میں سے ایک نے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتا اخبار کو بتایا ہے کہ ایک خاندان کا اچھا باپ ہونا اس سے بہتر ہے کہ ایک گلّے کا برا باپ ہو۔ پادری مذکور نے یہ بھی کہا کہ پوپ کو ایسی درخواست دینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رومن کیتھولک کلیسا میں پادریوں کے قانون تجرد کو منسوخ قرار دیا جائے۔

اس خبر سے ثابت ہوتا ہے کہ تجرد فی الحقیقت ایک غیر فطری امر ہے اور بجائے مفید ہونے کے اخلاقی لحاظ سے نقصان رساں ہے۔ اسی لئے اسلام نے نہ صرف رہبانیت کو ہی ناجائز قرار دیا ہے۔ بلکہ نکاح پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ

النکاح سنّتی من ترک سنّتی فلیس منّی

یعنی نکاح کرنا میری سنت ہے۔ جس نے میری سنت کو ترک کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ رومن کیتھولک پادری مذہبی قانون کی وجہ سے شادی نہیں کر سکتے۔ اپنی اس درخواست سے ثابت کر رہے ہیں کہ کلیسا کا قانون غلط اور غیر فطری ہے اور اسلام کا اصول عین فطرت کے مطابق ہے۔

وقفِ جدید کے وعدے جلد بھجوائے جائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام احبابِ جماعت کے نام شائع ہو چکا ہے۔ تمام سیکرٹریان وقفِ جدید اپنی اپنی جماعتوں کے جملہ احباب کے وعدے برائے چندہ سال نہم جلد ارسال فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۶۵ء میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم جماعتی اور قومی امور پر بصیرت افروز تقریر

سلسلہ کے لٹریچر کے متعلق ایک اصولی وضاحت۔ جماعت احمدیہ کا نظام اور اس کی مخصوص نوعیّت

مرکزی انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کے کاموں میں وسعت پیدا کرنے کیلئے بیش بہا نصائح

(قسط اوّل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء میں مورخہ ۲۰ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں بعض جماعتی اور قومی امور کے متعلق جو بصیرت افروز تقریر فرمائی اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ (ادارہ)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کے لٹریچر کے متعلق ایک اصولی وضاحت

تشہّد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق میں آج بعض عمومی رنگ کی باتوں کے متعلق کچھ کہوں گا۔ سب سے پہلے تو بعض کتابیں اور رسالے ہیں جن کے متعلق یہ خواہش کی گئی ہے کہ مَیں ان کی خریداری کے لئے تحریک کروں۔ اِس تعلق میں مَیں اصولی بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے لٹریچر میں بنیادی اہمیّت کی حامل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی کتب ہیں اور ان کے بعد خلفاء کی کتب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علم کا اتنا بڑا خزانہ عطا کیا گیا تھا کہ اس میں قیامت تک پیدا ہونے والے مسائل حل کرنے کے لئے ہر ضروری مواد موجود ہے۔ ہر امر کے بارہ میں راہنمائی ہمیں حضورؑ کی کتابوں میں ملتی ہے۔ ہر احمدی کو حضورؑ کی خواہش کے مطابق حضورؑ کی کتابوں کا کم از کم تین مرتبہ ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حضورؑ کی کتابوں کا تین سَو مرتبہ بھی مطالعہ کرے تب بھی اس کی طبیعت سیر نہیں ہوگی۔ کیونکہ حضورؑ کی کتب ایک علمی سمندر ہیں۔ جب بھی اس سمندر میں غوطہ لگائیں نئے سے نئے موتی ملتے چلے جاتے ہیں۔ مَیں نے خود حضورؑ کی کتابوں کو دس پندرہ مرتبہ پڑھا ہے ہر مرتبہ ہی ایسی نئی نئی باتیں نگاہ میں آتی ہیں جن کے متعلق یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ نگاہ سے اوجھل ہو گئی تھیں۔ حضورؑ کی چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی سینکڑوں ہی نہیں ہزاروں نئی باتیں پائی جاتی ہیں۔ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ اس میں اگر ہم غور کریں تو عیسائیت کے غلط عقائد کی تردید میں ہمیں سینکڑوں دلائل ملیں گے۔ پہلی دفعہ غور کرنے سے بیس پچیس دلائل ہماری نظر میں آئیں گے۔ پھر غور کریں تو اَور دلائل ہماری نگاہوں کے سامنے آئیں گے اور علیٰ ہذا القیاس بار بار مطالعہ کرنے سے نئے سے نئے دلائل نگاہ میں آنے کا یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ حضورؑ کی سب کتب کا یہی حال ہے۔ ہماری روح کی غذا ان میں پائی جاتی ہے۔ اِس کے بعد خلفاء کی کتب کا درجہ ہے۔ وہ بھی اپنے رنگ میں علوم کا خزانہ ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے بعد علم کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ اللہ بڑا دیالو ہے۔ اس نے چاہا ہے کہ علم کے دروازے ہمیشہ کھلے رہیں۔ چنانچہ ہر سال ایسی کتب شائع ہوتی ہیں جو واقعی بڑی کارآمد اور مفید ہوتی ہیں جن کو خدا نے توفیق دی ہے انہیں نئی کتب تصنیف کرنے میں پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ درجنوں کتب اعلیٰ علمی معیار کی ہر سال شائع ہونی چاہئیں جو حضورؑ کے پیشکردہ دلائل پر مشتمل ہوں۔ ان میں نیا مواد شائع نہ بھی ہو تو بھی وہ دنیا پر یہ ثابت کریں گی کہ جس طرح قرآنِ مجید ایک زندہ کتاب ہے اسی طرح حضورؑ کی کتب بھی ایک زندہ لٹریچر کی حیثیت رکھتی ہیں جس میں سے نئے نئے معارف نکلتے چلے آتے ہیں اور ان کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔

(سلسلہ کے لٹریچر سے متعلق اِس اصولی وضاحت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں شائع ہونے والی کتب میں سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "ملفوظات کی جلد ہشتم"، حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی "تفسیر صغیر" (جدید ایڈیشن)، محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی تصنیف "تفہیماتِ ربّانیہ"، حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی کتاب "تجلّیٔ قدرت"، مکرم رحمت اللہ صاحب شاکر کی کتاب "مسلم نوجوانوں کے سُنہری کارنامے"، مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا شائع کردہ مجلّہ یادگار "فاروق" خریدنے اور ان سب کتب سے استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں سے الفضل، الفرقان، ماہنامہ انصار اللہ، خالد، تشحیذ اور لاہور کی اشاعت کو بڑھانے اور ان اخبار اور رسائل کو خرید کر ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی تحریک فرمائی اور علی الخصوص الفضل کا معیار بلند کرنے کے سلسلہ میں ادارۂ الفضل کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اسے بیش قیمت نصائح سے نوازا)۔

پھر حضور نے فرمایا کہ

سلسلۂ احمدیہ کا نظام

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی جو تحریک جاری فرمائی وہ جماعتِ احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ اِس جماعت کے نظام کی بنیاد "الوصیّت" پر ہے جس میں حضورؑ نے واضح فرمایا ہے کہ یہ نظام کن اصولوں اور کن بنیادوں پر قائم ہے۔ مَیں جماعتی نظام اور اس کے مختلف شعبوں کے متعلق مختصراً کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک وہ نظام جو "الوصیّت" کی بنیادوں پر قائم ہوا اس کی تشکیل درجہ بدرجہ اِس طرح پر ہے ــــ خلیفۂ وقت، بحیثیت مجموعی ساری جماعت، وہ تنظیمیں اور ان کے شعبے جنہیں خلیفۂ وقت قائم کرتا ہے ــــ یہ ہمارا نظام ہے۔ خلیفہ کا کام مامور من اللہ کی نیابت ہے۔ اِس نیابت کی رو سے ایک جماعتی نظام قائم ہوتا ہے۔ اس نظام کو قائم رکھنے اور چلانے کی پوری پوری ذمہ داری خلیفۂ وقت پر ہے۔ اسے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ایک مخلصانہ مشوروں کی اور دوسرے مخلصانہ دعاؤں کی۔ مَیں بھی احبابِ جماعت سے اِن دو باتوں کی توقع رکھتا ہوں۔ مجھے مخلصانہ مشوروں اور دعاؤں کی ضرورت ہے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ یہ دونوں چیزیں مجھے ملتی رہیں گی (احباب کی آوازیں ــــ حضور ہم آپ کے ساتھ ہیں)۔

سو ہمارا نظام مندرجہ ذیل باتوں پر مشتمل ہے (۱) خلیفۂ وقت (۲) جماعت (۳) انتظامی ادارے اور شعبہ جات۔ حضور علیہ السلام نے اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے جماعت کے ہر حصّہ کو اقتصادی طور پر اور روحانی طور پر قائم رکھا۔ پھر حضورؑ نے جماعتی کاموں کو چلانے کے لئے "الوصیّت" میں ایک مالی نظام بھی قائم کیا ہے۔ اس کی رو سے وصیت کرنیوالے احباب اپنی آمدن اور جائداد کا ⅒ حصّہ جماعتی خزانہ میں جمع کراتے ہیں۔ انتظامی ادارے کے طور پر حضورؑ نے صدر انجمن احمدیہ کا نظام قائم فرمایا تھا لیکن جماعت کے ایک حصّہ نے اس نظام کی حیثیت کو غلط سمجھا۔ ایک گروہ وہ تھا جو اکابر پر مشتمل تھا اور ہر معاملہ میں صدر انجمن ہی کو کار مختار سمجھتا تھا اور دوسرا گروہ وہ جو کہتا تھا کہ خدا کا خلیفہ ہمارے ساتھ ہے اور ہم اس کے ساتھ ہیں۔ مؤخر الذکر گروہ کامیاب ہو گیا۔

صدر انجمن احمدیّہ اور اس کا دائرۂ کار

غلبۂ اسلام کے تعلق میں جو کام صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے وہ بہت اہم ہے اور اس لحاظ سے صدر انجمن احمدیہ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میرا تاثر یہ ہے

کہ جو کام صدر انجمن احمدیہ کے سپرد ہے انجمن والے اس کے متعلق سوچتے بھی نہیں۔ آپ جانتے ہیں ایک ملک کو سنبھالنا کتنا مشکل ہے۔ ہمارے اپنے ملک میں موجودہ ہنگامی حالات کا ہر شعبۂ زندگی پر اثر پڑا ہے اور نئے نئے مسائل سے عہدہ برا ہونے کے لئے بہت کچھ کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو صدر انجمن کی ذمہ داری ایک ملک کو بھی سنبھالنے سے زیادہ ہے۔ کجا ایک ملک کو سنبھالنا اور کجا یہ حالت کہ ایک ملک نہیں دو ملک نہیں، ایک زبان بولنے والے ملک نہیں دو زبانیں بولنے والے ملک نہیں، ایک قسم کی عادات والے ملک نہیں دو قسم کی عادات و اطوار والے ملک نہیں، بلکہ سینکڑوں ہزاروں زبانیں بولنے والے اور قسم ہا قسم کی عادات و اطوار رکھنے والے ملک ہیں جن میں سے ہر ایک کی طبیعت، عقل اور زبان کے مطابق ہمیں ان کو اسلام کا پیغام سمجھانا اور اسلام سکھانا ہے۔ خدا کہتا ہے ساری دنیا کے سارے ملکوں میں جا کر ایک روحانی انقلابِ عظیم برپا کر دو۔ اس کے لئے تدابیر سوچنا منصوبے بنانا اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے وسائل تلاش کرنا ہمارا کام ہے۔ اتنا بڑا کام اتنی چھوٹی سی جماعت پر ڈال دیا گیا ہے یہ کام ہوگا اور ضرور ہوگا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے۔ وہ اپنے وعدے کو پورا کرے گا اور ضرور کرے گا لیکن وہ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ جس حد تک ہمارے بس میں ہے ہم یہ کام انجام دیں اور پھر اُسی سے کہیں کہ اے خدا! اپنی طاقت اور بساط کے مطابق ہم نے اپنا سب کچھ تیرے قدموں میں لا ڈالا ہے۔ اب تُو ہماری مدد کر اور اس کام کو خود انجام دے کر ہمارے بار کو ہلکا کر دے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو انجمن پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے یہ دوسری بات ہے کہ جو کام خلیفۂ وقت کر سکتا ہے وہ انجمن نہیں کر سکتی۔ اس کی کئی مثالیں موجود ہیں کہ جماعت نے انجمن کی آواز پر کما حقہٗ لبیک نہیں کہا لیکن جب خلیفہ نے جماعت کو قربانیوں کے لئے پکارا تو جماعت کے افراد نے اپنا سب کچھ لا حاضر کر دیا۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صدر انجمن کچھ نہ کرے۔ بہر حال جو کچھ انجمن کے بس میں ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے اور پھر بقیہ کام کو جو اُس کی طاقت سے باہر ہو خدا پر چھوڑ دے۔ وہ اس حال میں کہ انجمن نے اپنی طاقت کے مطابق کام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اصل کام کو خود سرانجام دے دیگا۔ اسی طرح احباب کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنا فرض ادا کریں۔ انجمن کے چندوں کا بقایا ۳۰ لاکھ روپے ہے۔ اگر احباب یہ کل بقایا ادا کر دیں تو انجمن کا کام کہیں سے کہیں جا پہنچتا ہے۔

تحریکِ جدید اور اس کے قیام کی غرض

صدر انجمن کے علاوہ ہمارا دوسرا بڑا تنظیمی ادارہ "تحریکِ جدید" ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسے ۱۹۳۴ء میں شروع کیا تھا۔ اس سے بڑی غرض یہ تھی کہ دُنیا کے دور و دراز ممالک میں اشاعتِ اسلام کا بندوبست کیا جائے۔ چنانچہ اس تحریک کے ذریعہ ایک بڑی حد تک یہ غرض پوری ہوئی۔ آج خدا کے فضل سے بعض ایسے ملک بھی ہیں جن کے چندہ دہندگان کی تعداد پاکستان کے چندہ دہندگان کے قریب قریب پہنچ رہی ہے۔ افریقہ میں خاص طور پر بڑی ترقی ہوئی ہے۔ بڑا ہی اخلاص رکھنے والے، دُعائیں کرنے والے، اور قربانیاں کرنے والے لوگ ہیں جو وہاں جماعت میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں۔ یہ روحانی انقلاب ہے جو تحریکِ جدید کے ذریعہ رونما ہوا ہے۔ دلوں کو فتح کرنے کے لئے تحریکِ جدید کو قائم کیا گیا تھا۔ یہ غرض ابھی ایک حد تک ہی پوری ہوئی ہے۔ دُنیا صداقت کی پیاسی ہے۔ ان کی پیاس بجھانے کا ابھی پورا پورا انتظام نہیں ہوا۔ تحریکِ جدید کے سلسلہ میں ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ ہمیں مبلغ بھی چاہئیں اور روپیہ بھی چاہیئے۔ الغرض ایک ضرورت ہمارے سامنے ہے اور وہ ضرورت ہمیں پکار رہی ہے۔ جماعت کے قیام کی اصل غرض کو ہمیں تحریکِ جدید کے ذریعہ پورا کرنا ہے۔

وقفِ جدید اور اسکی اہمیّت

امام کا کام تجویزیں جماعت کے سامنے رکھنا ہے اور ان تجویزوں کو عملی جامہ پہنانا جماعت کا کام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا دماغ ہر وقت سوچتا رہتا تھا۔ حضور رضؓ نے کام کو خوش اسلوبی سے چلانے اور اسے آگے بڑھانے کے لئے نئے نئے خیالات جماعت کے سامنے رکھے اور جماعت کو انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار کیا۔ جب حضور رضؓ نے دیکھا کہ جماعت نے تعلیم و تربیت اور اشاعت کے ضمن میں اپنے فرض کو پورے طور پر انجام نہیں دیا ہے تو حضور رضؓ نے اس خیال کے پیشِ نظر کہ اگر میں پردہ پوشی کروں گا تو خدا بھی پردہ پوشی سے کام لے گا جماعت کو اس کی غفلت پر تنبیہہ کرنے کی بجائے "وقفِ جدید" کے نام سے ایک نئی تحریک چلا دی۔ اس کے بہت خوشکن نتائج ظاہر ہوئے۔ چنانچہ وقفِ جدید کے کارکن بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ اشاعتِ اسلام کے کام کے لئے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہے جذبہ۔ وقفِ جدید والوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے اتنی علم کی ضرورت نہیں جتنا یہ امر ضروری ہے کہ انسان میں جذبہ موجود ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس بارہ میں بعض مبلّغوں سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ جذبہ کے بعد دوسری چیز دُعا ہے۔ جذبہ سے خدمتِ اسلام کی توفیق ملتی ہے اور دُعا سے کشش پیدا ہوتی ہے جس سے کوشش بار آور ہو کر نتیجہ پیدا کر دکھاتی ہے۔ اِس میں شک نہیں "وقفِ جدید" کی تحریک خدا تعالےٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہی ہے لیکن اس میں وسعت کی ابھی بہت گنجائش ہے۔ سوال یہ ہے کہ کام کو پھیلانے اور اسے وسعت دینے کے لئے آدمی کہاں سے آئیں گے۔ وہ آپ نے ہی مہیا کرنے ہیں۔ مٹی کے بُت بنا کر تو ہم ان سے کام نہیں لے سکتے۔ اگر آپ تحریکِ جدید، وقفِ جدید اور صدر انجمن کے لئے حسبِ ضرورت مبلّغین مہیا کرنے کی ذمہ داری اُٹھا لیں تو خدا تعالےٰ تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دے گا۔ (اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعرے)

جماعت کی ذیلی تنظیمیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیمیں بھی قائم فرمائیں جو بفضلہ تعالیٰ اپنی اپنی جگہ مفید کام کر رہی ہیں۔ ان تنظیموں کی حیثیت جماعت میں ذیلی تنظیموں کی ہے۔ ان کے کام تین قسم کے ہیں۔ (۱) ایک وہ کام ہیں جو مرکزی نظام کے دائرۂ کار سے تعلق رکھتے ہیں اور رضاکارانہ طور پر ان کے سپرد کئے گئے ہیں۔ (۲) کچھ کام مقامی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور رضاکارانہ حیثیت میں ان کے سپرد ہیں۔ (۳) کچھ نفلی کام ہیں اور وہ ان تنظیموں کے اپنے کام ہیں۔ مثال کے طور پر تربیت کا جو کام خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے وہ فی الاصل جماعت کا کام ہے اور جماعت کے رضاکاروں کی حیثیت سے ان کے سپرد کیا گیا ہے۔

جہاں تک خدام الاحمدیہ کا تعلق ہے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام انہیں "ماٹو" کے طور پر دیتا ہوں۔ وہ الہام یہ ہے:-

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔" (تذکرہ طبع دوم صـ۷۰ـ)

خدام الاحمدیہ کو عجز و انکسار، تذلّل اور تواضع کا نمونہ ہونا چاہیئے۔ یہ کوئی دنیوی جماعت نہیں۔ یہ ایک دینی جماعت ہے۔ اس کے ہر فرد کا عجز و انکسار، تذلّل اور تواضع کے اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔ جب خدا کے مسیحؑ کو عاجزانہ راہیں اختیار کرنے کی ضرورت تھی تو ہم متبعین کو بدرجۂ اولیٰ عاجزانہ راہوں کی ضرورت ہونی چاہیئے اور ہے۔

مَیں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ ساری ذیلی تنظیموں کو ایک بنیادی کمزوری کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کمزوری اتنی نمایاں ہے کہ صاف نظر آ رہی ہے۔ اِس میں شک نہیں کہ اکثر بڑی بڑی جماعتوں میں ذیلی تنظیمیں قائم ہیں لیکن ابھی ہماری آٹھ سَو ایسی مقامی جماعتیں ہیں جن میں یہ ذیلی تنظیمیں فعال حیثیت میں موجود نہیں ہیں۔ ہمیں سارے خدام کو، ساری مستورات کو، سارے انصار کو کم سے کم معیار تک جلد سے جلد لانا ہے۔ آئندہ سال تمام تنظیموں کو توجہ دینی چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کو منظم کریں اور انہیں فعال بنائیں۔ آٹھ دس، پندرہ بیس، یا چالیس پچاس تنظیموں کا فعال ہونا ہمارا مقصود نہیں۔ ہر جگہ یہ تنظیمیں فعال حیثیت میں موجود ہونی چاہئیں۔

(باقی)

اعلانِ نکاح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم خالد حسین صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی کا نکاح ساجدہ عمر صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد عمر صاحب صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ ۵ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۹۵ سالہ دورِ خاص

حضور علیہ السلام کا کشف

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

تذکرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف بایں الفاظ درج ہے

۱۱ر دسمبر ۱۹۰۳ء

"میں ایک قبر پر بیٹھا ہوں۔ صاحب قبر میرے سامنے بیٹھا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ آج بہت سی دعائیں امور ضروری کے متعلق مانگ لوں اور یہ شخص آمین کہتا جاوے آخر میں نے دعائیں مانگنی شروع کیں۔ جن میں سے بعض دعائیں یاد رہیں اور بعض بھول گئیں ہر ایک دعا پر وہ شخص بڑی شرح صدر سے آمین کہتا تھا۔ ایک دعا یہ ہے کہ

الٰہی! میرے سلسلہ کو ترقی ہو۔ اور تیری نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو اور بعض دعائیں اپنے دوستوں کے حق میں تھیں۔ اتنے میں خیال آیا کہ یہ دعا بھی مانگ لوں کہ میری عمر ۹۵ سال ہو جائے۔ میں نے دعا کی اس نے آمین نہ کہی۔ میں نے وجہ پوچھی وہ خاموش ہو رہا۔ پھر میں نے اس سے سخت تکرار اور اصرار شروع کیا یہاں تک کہ اس سے ہاتھا پائی کرتا تھا بہت عرصہ کے بعد اس نے کہا اچھا دعا کرو میں آمین کہوں گا چنانچہ میں نے دعا کی کہ الٰہی میری عمر ۹۵ برس کی ہو جائے۔ اس نے آمین کہی میں نے اس سے کہا کہ ہر ایک دعا پر تو شرح صدر سے آمین کہتا تھا۔ اس دعا پر کیا ہو گیا۔ اس نے ایک دفتر عذروں کا بیان کیا۔ کہ یہ وجہ تھی۔ فلاں وجہ تھی جو میرے ذہن سے جاتا رہا۔ مگر مفہوم بعض عذروں کا یہ تھا کہ گویا وہ کہتا ہے کہ جب ہم کسی امر کی نسبت آمین کہتے ہیں تو ہماری ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے"

(تذکرہ صفحہ ۵۰۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر جب مجھے ملی تو میں نے نوافل اور تلاوت قرآن حکیم کے بعد جب تذکرہ کھولا تو یہی کشف میرے سامنے تھا۔ میں حیران تھا کہ ۹۵ سال عمر نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پائی۔ نہ حسن و احسان میں ان کے نظیر کی اتنی عمر ہوئی۔ اسی دوران نماز فجر کا وقت ہو گیا مسجد میں سنتوں کے بعد مجھے خیال آیا۔ کہ حضور نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ آپ کے زمانہ تک ممتد ہے۔ کیونکہ آپ رویا میں یہ کہتے ہیں " انا المسیح الموعود مثیلہ و خلیفتہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اس وقت ہوئی جب آپ شرف مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"دانیال نبی کی کتاب میں مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ وہی لکھا ہے جس میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا ہے...... لکھا ہے ایک ہزار دو سو نوے سال ہوں گے جب مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ سو اس عاجز کے ظہور کا یہی وقت تھا اور یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں۔ کہ ٹھیک بارہ سو نوے ہجری میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹-۲۰۰)

حضرت مصلح موعودؓ کی وفات ۱۳۸۵ ہجری میں ہوئی۔ اس طرح پورے ۹۵ سال مسیح موعودؑ کے ظہور سے وفات مصلح موعودؓ تک ہوتے ہیں اور یہ وہی عمر ہے جس کے لئے اتنے اصرار کے بعد مذکورہ بزرگ سے آمین کہلوائی گئی۔ صدر درجہ اصرار میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ مصلح موعود کی عمر کا آخری دور قضاء و قدر اور جماعت کی پر سوز دعاؤں اور آہ و زاری کا دور ہوگا۔

حضرت مصلح موعود نے ۱۹۶۱ء کے جلسہ سالانہ میں اس امر کی وضاحت فرمائی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ آپ کے زمانہ تک ممتد ہے فرماتے ہیں "حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرمایا کرتے تھے کہ میرا زمانہ اس لئے حضرت مسیح موعود کا زمانہ ہے کہ دوبارہ بعثت مسیح میں ابھی کچھ وقفہ ہے۔ اسلئے میں اس وقفہ کو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ جب وہ ہوگی تو یہ خلیج پاٹ کر ایک ہی زمانہ پھر شروع ہو جائے گا۔ پس درحقیقت حضرت مسیح موعود کا زمانہ ممتد ہے میرے زمانے تک۔ جب تک میں ہوں۔ اس وقت تک حضرت مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ پھر اور مسیح ہونگے شاید وہ کچھ وقفہ کے بعد ہوں..... غرض تمام پیشگوئیوں سے ظاہر ہے کہ یہ زمانہ مسیح موعود کا ہے۔ اور میں ان کا بروز ہوں اور ان کا نام پانے والا ہوں۔"

(الفضل ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۱ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پسر موعود کے متعلق الہامات سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب مسیح موعود کی طبعی عمر پوری ہو جائے گی تو آئندہ اس مشن کو ایک مسیحی نفس کے وجود کے ذریعہ لمبا کر دیا جائے گا۔ فرمایا

"خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے۔ کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اور مظہر الحق والعلا ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۱)

یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے لیکن پہلا دورِ خاص ۹۵ سال پر مشتمل ہے۔ یہ دور اس لحاظ سے بہت اہم ہے۔ کہ مسیح موعود سے لیکر مصلح موعود تک کا زمانہ ۹۵ سال میں پایۂ تکمیل پہنچا۔ جس کی مذکورہ کشف میں خبر دی گئی۔

میں یہاں اس امر کے اظہار سے بھی رک نہیں سکتا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح موعود اور پسر موعود کا دورِ خاص حضور کی وفات پر ختم ہو گیا۔ لیکن اس اختتام پر ایک نئے عہد سعادت کا آغاز ہو رہا ہے اب اس "ناصر دین" کا دور ہے۔ جسے "نافلۃ لک" اور نافلۃ من عندی کہا گیا۔ جس کے عہد میں فتوحات کا وعدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس عہد سعادت کی برکات سے ہمیں زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

تقریب شادی

مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو مکرم سعید احمد صاحب بخش آف بیروت (لبنان) ابن محترم نبی بخش صاحب مرحوم کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح اسی دن بعد نماز جمعہ دار الذکر لاہور میں مکرم ماسٹر فضل کریم صاحب نے بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر منصورہ پروین صاحبہ بنت محترم بابو سلامت علی صاحب آف بھاٹی دروازہ لاہور سے پڑھا تھا۔ شام تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں متعدد احمدی احباب شامل ہوئے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

پیمانِ وفا

(از شاد احمد صاحب شکیب جیکب آباد)

(یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظم "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" سے متاثر ہو کر لکھی گئی)

ضائع ہم آپ کا پیغام نہ ہونے دیں گے
سرنگوں پرچمِ اسلام نہ ہونے دیں گے

اپنے اعمال کی تقوے پہ بنا رکھیں گے
دعوتِ فسق کبھی عام نہ ہونے دیں گے

دام ہمرنگِ زمیں لاکھ بچھائے باطل
طائرِ دل کو تہِ دام نہ ہونے دیں گے

آپ کے فیض سے چمکا ہے جو مہرِ انور
ہم اسے زیبِ رخِ شام نہ ہونے دیں گے

لاکھ طوفان اٹھیں ظلم کے لیکن دل کو
ناشکیب آپ کے خدام نہ ہونے دیں گے

آپ سے عہد جو باندھا ہے وہ انشاء اللہ
ہم کبھی رسوا سرِ عام نہ ہونے دیں گے

تبصرہ

(۱) **کلام محمود** مرتبہ مکرم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب۔ یہ کلام محمود کا تازہ ایڈیشن ہے۔ اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تمام وہ منظوم کلام جمع کر دیا گیا ہے۔ جو الفضل میں تا حال شائع ہوا ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ حسب معمول درسی تقطیع ۷۰۰ صفحات کا یہ مجموعہ شائقین کے لئے ایک تحفہ ہے۔ قیمت عمدہ کاغذ پونے دو روپے۔ عام کاغذ سوا روپیہ۔ ہر احمدی کتب فروش سے مل سکتا ہے۔

(۲) **انتخاب کلام محمود** مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظوم کلام کا انتخاب بلاک کی طباعت میں شائع کیا ہے۔ اس کی طباعت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے چنانچہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی اسکی تعریف کی ہے اور اسکی بکثرت اشاعت کی تحریک فرمائی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اسکی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ درسی تقطیع پر ۸۰ صفحات پر مشتمل یہ خوبصورت کتاب صرف ایک روپیہ میں مکتبہ دینیات ربوہ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

(۳) **ماہنامہ تحریک جدید۔ نومبر ۱۹۶۵ء** ربوہ سے مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب سابق مبلغ نائیجیریا افریقہ کی ادارت میں انگریزی اور اردو میں شائع ہو رہا ہے۔ جریدہ تحریک جدید کے بیرونی مشنوں کی سرگرمیوں کے کوائف کی اشاعت کے لئے وقف ہے۔ اس لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس اشاعت کے مندرجات سے اسکی افادیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے (۱) وزیر اعلیٰ شمالی نائیجیریا اور خدمت اسلام (۲) وکالت تبشیر کا میدان عمل (۳) تحریک جدید کی خبریں۔ سیفی صاحب ایک کہنہ مشق اردو مضمون نگار اور اچھے شاعر بھی ہیں۔ اور انگریزی زبان میں بھی ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے ماہنامہ ہمہ صفت موصوف ہے۔ سالانہ چندہ صرف ۱۶۵۰ روپیہ ہے اور فی کاپی ۱۵ پیسہ ہے۔ جو خوبیوں کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ ہر احمدی دوست کو خریدار بننا چاہیئے۔

(۴) **Defence of Pakistan** (انگریزی) مولانا نسیم سیفی کی ان انگریزی تحریرات کا مجموعہ ہے۔ جو انہوں نے مغربی افریقہ میں اپنے اخبار یا دوسرے اخبارات میں ان اعتراضات کے جواب میں شائع کیں جو سیاسی اور مذہبی نقطۂ نظر سے قیام پاکستان کے متعلق بعض مخالفین اسلام نے کئے مولانا نے نہایت سادہ اور مؤثر طریق سے مدلل جوابات دئیے ہیں۔ ہر پاکستانی کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کتابچہ عمدہ کاغذ پر اچھی لکھائی چھپائی کے ساتھ سیفی راد ز ۴۔ میکلوڈ روڈ لاہور ویسٹ پاکستان نے نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپوا کر شائع کیا ہے پبلشر سے خریدئیے یا مصنف سے مل سکتا ہے۔

(۵) **طفل امروز و قائد فردا** ۷۰ صفحہ پر مشتمل ایک مصور کتابچہ ہے جو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر واقف زندگی نے مرتب کیا ہے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ (پاکستان) نے شائع کیا ہے۔ اس میں تمام وہ ضروری کوائف درج ہیں جو اطفال احمدیہ کے لئے ضروری ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ سے طلب فرمائیں۔

(۶) **نماز مترجم سندھی** ابو الضیاء عطاء اللہ صاحب ربوہ نے مرکزی منظوری سے نماز مترجم سندھی زبان میں اچھی لکھائی چھپائی، خوبصورت ٹائیٹل پیج کے ساتھ شائع کی ہے۔ اس کی اشاعت بر وقت اور سندھیوں کے لئے بالخصوص بہت مفید ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم اور حضور کے تحریر فرمودہ دس شرائط بیعت کا سندھی ترجمہ بھی اسی میں شامل ہے۔ قیمت فی کاپی صرف دو آنے ہے۔ مصنف سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

ماہنامہ انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے اراکین کی ایک بہت بڑی ذمہ داری بچوں اور نوجوانوں کو صحیح رنگ میں تربیت کرنا ہے اور تربیت کرنے کا ایک مفید ترین طریق یہ بھی ہے کہ تربیتی لٹریچر خود بھی پڑھا جائے اور دوسروں کو بھی پڑھایا جائے۔ ماہنامہ انصار اللہ ایک خالصۃً تربیتی رسالہ ہے۔ اس کی آپ کے گھر میں موجودگی آپ کے بچوں اور نوجوانوں کی بہترین تربیت کی ضامن ہے

سالانہ چندہ صرف چھ روپے

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ)

۲۹ رمضان المبارک کو پیش ہونیوالی فہرست

(قسط ۶)

سال ۳۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی رقم ادا کرنے والے مجاہدین

۵۱۔	مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	۰۰ —	۳۸۰
۵۲۔	″ امۃ الہادی صاحبہ ″	۰۰ —	۱۳۲
۵۳۔	″ امۃ الحی صاحبہ خالد ″	۰۰ —	۱۳۲
۵۴۔	″ بشریٰ محمود نواز صاحب ″	۰۰ —	۷۵
۵۵۔	″ اعجاز پروین صاحبہ بیگم چوہدری امین احمد صاحب ″	۰۰ —	۲۲
۵۶۔	″ کوثر بیگم صاحبہ ″ محمد اسحٰق صاحب ″	۰۰ —	۴۰
۵۷۔	″ مبارکہ بیگم صاحبہ معہ والدین ″	۰۰ —	۲۵
۵۸۔	مکرم چوہدری سعید احمد صاحب۔ چھیرو چیچی ضلع تھرپارکر	۲۵ —	۱۱
۵۹۔	″ محمد رمضان صاحب ″	۲۵ —	۱۰
۶۰۔	″ چوہدری اللہ بخش صاحب ″	۰۰ —	۱۱

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

رمضان المبارک اور فدیہ کی رقوم

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ روحانیت میں ترقی حاصل کرنے کے لئے روزہ بھی ایک بہت بڑا مؤثر ذریعہ ہے۔ چنانچہ اسلام سے پہلے جتنی بھی امتیں گزر چکی ہیں۔ ان کی مذہبی کتب نے اپنے ماننے والوں کو روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ گو ان کی شرائط و قیود میں اختلاف ہے۔ شریعت اسلامیہ ایک اکمل ترین ضابطۂ حیات ہے۔ جس میں انسان کی جسمانی۔ روحانی۔ تمدنی۔ معاشرتی۔ سیاسی غرضیکہ ہر نوع کی اصولی تعلیم مع ضروری تشریحات اور تفصیلات کے موجود ہے اور اس تعلیم میں مزید خوبی یہ ہے کہ افراط و تفریط سے بالکل مبرا ہے۔ چنانچہ روزہ کے بارہ ارشاد باری ہے کہ:۔

فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان مريضًا او على سفر فعدة من ايام اخر۔

پس تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی۔

ایسے اصحاب جن پر خدا تعالیٰ کے حکم کے تحت روزہ فرض ہے انہیں چاہیئے کہ وہ روزہ رکھیں یہ یاد رہے کہ روزہ صرف کھانے پینے سے اجتناب کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ حقیقی روزہ دل میں نیکی ضبط نفس۔ تقویٰ۔ اخلاص اور انابت الی اللہ پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بہنوں کو اس مبارک مہینہ کی برکات سے استفادہ کی توفیق بخشے ارشاد باری کے تحت مریض اور مسافر کو اجازت ہے کہ وہ اس گنتی کو دوسرے ایام میں پوری کرے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے فضل و کرم سے آسائش رزق سے نوازا ہوا ہے تو وہ اس مبارک مہینہ میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان دینا رہے۔ اور ایسے اصحاب جن کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق دے اور پھر اسکے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں تو یہ ان کے لئے دوہرا ثواب ہوگا۔ فمن تطوع خيرًا فهو خير له

جو بھائی اور بہنیں مندرجہ بالا مستحقوں کے تحت فدیہ رمضان نظارت خدمت درویشاں کے توسط سے مستحقین میں تقسیم کروانا چاہیں۔ وہ ایسی رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر جلد بھجوانے کا انتظام فرمائیں تاکہ اس مہینہ میں ہی یہ رقوم تقسیم کی جاسکیں۔

ولادت

مورخہ ۲۲/۱۱ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے برادرم چوہدری محمد رشید صاحب سانگلہ ہل کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کا پوتا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے نیز زچہ کے لئے بھی صحت کی دعا فرماویں۔ (سرور محمد کاتب)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو میعادہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں:-

II- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیے جائیں گے۔
وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مثل نمبر ۱۸۰۱۴

میں امۃ القیوم بنت فضل الرحمٰن مسلم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی جھنگ صدر ڈاکخانہ جھنگ صدر ضلع جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۴۲ روپے صرف ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بعد بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس تاریخ سے میری وصیت شمار کی جائے

الامتہ- امۃ القیوم

گواہ شد محمد یحییٰ مقبول- گواہ شد مختار احمد موصی ۱۱۶۹۷ سول لائنز جھنگ صدر

مثل نمبر ۱۸۰۱۵

میں عائشہ بیگم زوجہ عبد العظیم قوم میمن پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت ۱۰ دسمبر ۵۱ء ساکن آدم جی نگر ڈاکخانہ آدم جی نگر ضلع ڈھاکہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر مبلغ دس روپے -/۱۰ قومی دستور کے مطابق تھے، جو میں نے وصول کر لئے ہیں

۲- اس کے علاوہ مندرجہ ذیل زیورات ہیں۔ یہ جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔

۱- ۱۰ عدد سونے کی چوڑیاں وزنی ۹-۴ ۱/۲ تولہ قیمت ۸۰۰=۰۰

۲- دو عدد ہاتھ کا کڑا وزن ۱/۲ ۱۱ ماشے ۲ تولہ ۲۰۰-۰۰ ۳- ایک عدد لاکٹ معہ چین وزن ۴ ماشے ۱ تولہ قیمت ۱۷۰-۰۰

۴- ایک جوڑا رنگ وزن ۱۲ ماشے ۱ تولہ قیمت ۱۰۲-۰۰

۵- انگوٹھی وزن ۱/۲ ۲ ماشے تولہ قیمت ۳۹-۰۰

۶- دو عدد جڑاؤ ہیئر کلپ وزن ۲ تولے قیمت ۲۷۲-۰۰

۷- ایک عدد نکلس وزن ۱ تولہ قیمت ۱۳۶-۰۰

۸- ایک جوڑا جڑاؤ رنگ وزن ۱۰ ماشے " ۸۵-۰۰

۹- جڑاؤ بیوچی ایک عدد وزن ۱۰ ماشے قیمت ۸۵-۰۰

۱۰- جڑاؤ کان کوپس ۱ تولہ قیمت ۱۳۶-۰۰

۱۱- " لاکٹ ایک عدد ۶ ماشے قیمت ۵۱-۰۰

۱۲- " انگوٹھیاں ۴ عدد وزن ۱ تولہ قیمت ۱۳۶-۰۰

۱۳- ہیرے رنگ کا ایک جوڑا " ۴۰۰-۰۰

۱۴- سونے کی ناک ۲۰-۰۰

۱۵- سونے کی دو عدد انگوٹھیاں ۴۰-۰۰

کل وزن سونا ۱۳ تولہ گیارہ ماشہ اور ساڑھے چار کل مالیتی ۲۷۲۸ روپے ہیں۔

میں اپنے مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ میرے مرنے کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ- عائشہ بیگم زوجہ عبد العظیم آدم جی نرائن گنج مشرقی پاکستان۔

گواہ شد- خاوند موصیہ عبد العظیم آدم جی نارائن گنج

گواہ شد- احسان اللہ شکدار ولد سراج الاسلام شکدار

مثل نمبر ۱۸۰۱۶

میں محمد لطیف ولد چوہدری شیر محمد قوم جاٹ عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن منڈھیالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے والد محترم بفضل خدا زندہ ہیں۔ اور تمام غیر منقولہ جائداد ان کے نام ہے اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری ماہوار تنخواہ اس وقت یک صد چند پونڈ ماہوار ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ نیز تنخواہ میں جو کمی بیشی ہوگی اس کے مطابق ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا اس کے علاوہ مجھے جو جائداد مجھے ورثہ میں ملے یا میں خود پیدا کروں تو میری وفات کے بعد اس کے بعد ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ وصیت کا نفاذ تاریخ تحریر سے ہوگا۔ العبد محمد لطیف بقلم خود ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول گھانا

گواہ شد- عطاء اللہ کلیم ولد میاں سراج دین صاحب انچارج مبلغ غانا پوسٹ بکس ۳۹ سالٹ پانڈ

گواہ شد- سید داؤد احمد ولد سید محمد یوسف صاحب مبلغ گھانا۔

مثل نمبر ۱۸۰۱۷

میں محمد عبد اللہ خان ولد راجہ دردخان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۳ ڈی ماڈل ٹاؤن ڈاکخانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۵۴۴ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج مورخہ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء سے جاری ہوگی اللہ تعالیٰ باقاعدہ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

العبد: محمد عبد اللہ۔

گواہ شد: میجر بشیر احمد باجوہ بی اے ایل ایل بی۔ لاہور

گواہ شد: عبد الواحد نائب ناظر بیت المال

مثل نمبر ۱۸۰۱۸

میں سارہ بیگم زوجہ چوہدری محمد طفیل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن کھریانوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے:-

(۱) حق مہر مبلغ -/۵۰ روپے بذمہ خاوند واجب الوصول ہے

(۲) زیورات- کانٹے- کڑے انگوٹھی وزنی چار تولہ -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مجھے اس وقت مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ کے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامتہ: نشان انگوٹھا سارہ بیگم

گواہ شد:- محمد طفیل خاوند موصیہ پریذیڈنٹ کھریانوالہ۔

گواہ شد:- عنایت خان سیکرٹری مال کھریانوالہ

مثل نمبر ۱۸۰۱۹

میں زبیری سلطانہ زوجہ سعید احمد غازی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپے

(۲) زیور طلائی بتفصیل ذیل ہے:-

چوڑیاں طلائی دو عدد وزن ۲ تولہ مالیتی اندازاً -/۱۶۳۲ روپے انگوٹھی ایک عدد وزنی ۳ ماشہ مالیتی اندازاً -/۳۴ روپے

کل جائداد مالیتی -/۲۴۵۶ روپے ہے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے اس جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ میری گزر اوقات میرے خاوند کے ذمہ ہے اگر کوئی آمدن کی صورت پیدا ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ:- زبیری سلطانہ اہلیہ سعید احمد غازی

گواہ شد:- سعید احمد غازی خاوند موصیہ

گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا- ربوہ۔

اسلام کو غالب کرنے کیلئے دوستوں کو مزید قربانیوں کیلئے تیار ہو جانا چاہئے

اگر غلبہ چاہتے ہو تو اپنی قربانیوں کو ایسا بناؤ کہ وہ آئندہ قربانیوں کا راستہ کھولنے والی ثابت ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جماعتی ترقی اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں قربانیوں کی اہمیت واضح

کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"انسان کو ایک قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے دوسری قربانی کی توفیق ملتی ہے اسیطرح میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی موجودہ قربانیاں آئندہ قربانیوں کا راستہ کھولنے والی ہوں گی اور جس کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا نہ ہو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول کر لیا ہے اور آئندہ قربانیوں کے لئے بھی اسے اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے گا لیکن جس شخص کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا ہوتا ہے اور اپنے آپ کو تھکا ہوا پاتا ہے اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی نیت کی خرابی کی وجہ سے یا کسی اور گناہ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اسکی قربانیوں کو قبول نہیں کیا۔ اور اسکی قربانیاں ضائع ہو گئی ہیں۔ کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اچھا بیج لویا جائے اور وہ اچھا پھل نہ لائے۔ اگر کسی شخص کو ان قربانیوں کے نتیجہ میں مزید چندے دینے اور خدا کی راہ میں مزید تکلیفیں برداشت کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جو اس کے قربانی کے بیج کو جس نے پھل دینا تھا بہا کر لے گیا ہے ایسے آدمی کو اللہ تعالےٰ کے حضور بہت استغفار کرنا چاہیئے اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں" تا اللہ تعالےٰ اسے معاف فرمائے اور اسے مزید قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔

مالی لحاظ سے تو جماعت قربانیاں کرتی چلی آرہی ہے گو اعلیٰ معیار تک ابھی تک نہیں پہنچی مگر جانی قربانی کے لحاظ سے ابھی ابتداء نہیں ہوئی البتہ وقف زندگی کے ذریعہ بنیاد کا ایک نشان لگا دیا گیا ہے جیسے بنیاد کھودتے وقت کُسّی سے ٹک لگایا جاتا ہے۔ پھر بنیاد کھودی جاتی ہے جب بنیاد کی کھدائی ہو جاتی ہے تو اس پر دیواریں کھڑی کرتے ہیں۔ جب دیواریں بن جاتی ہیں تو ان دیواروں پر چھتیں ڈالی جاتی ہیں۔ اس کے بعد پلستر کیا جاتا ہے۔ دروازے اور کواڑ لگائے جاتے ہیں تب کہیں جا کر مکان تیار ہوتا ہے جس طرح مکان آہستہ آہستہ کچھ عرصہ کے بعد جا کر تیار ہوتا ہے اسیطرح جان دینے کی عمارت کے تیار ہونے میں کچھ دیر لگتی ہے۔ کوئی عمارت بھی ایک دن میں تیار نہیں ہوتی۔ ایسے ہی یہ نہیں ہو سکتا کہ لوگ جمع ہو کر آئیں اور وہ کہیں کہ اگر تم میں سے پانچ ہزار آدمی اپنی گردنوں پر چھری پھیر لیں تو ہم اسلام کو قبول کر لیں گے۔ بلکہ یہ قربانیاں آہستہ آہستہ دینی پڑیں گی۔ پہلے ایک دو۔ پھر آٹھ دس۔ پھر پندرہ بیس۔ اسیطرح آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے آخر وہ دن آجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو غلبہ عطا کرتا ہے اور کفر ہتھیار ڈال دیتا ہے اور یہ کام ایک لمبے عرصہ میں جا کر ہوتا ہے۔ یہ مقصد ہر وقت جماعت کے سامنے رہنا چاہیئے کہ ہم نے خدا کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی عظمت کو تمام دنیا کے دلوں میں قائم کرنا ہے اگر ساری دنیا نیک ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ لے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں اللہ تعالےٰ کی بادشاہت قائم ہو گئی۔ اور ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ورنہ دو چار لاکھ جماعت کی دو تین ارب سے کیا نسبت ہے ایسی بھی تو نسبت نہیں جیسے آٹے میں نمک کی ہوتی ہے ان کے اموال ان کی شان و شوکت اور ان کے رسوخ کے معاملے میں ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں

پس ہمارے دوستوں کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے اور آئندہ مزید مالی و جانی قربانیوں کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہم پر اپنا رحم اور فضل نازل فرمائے ہماری دماغی طاقتوں میں ترقی دے ہماری عقلوں کو تیز کرے اور ہماری عملی حالت درست کرے تاکہ ہم اُس مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں جو ہمارے سامنے ہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔"

(الفضل ۱۹ ارجن ۱۹۶۳ء)

اعلان تاشقند سے مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان کا موقف تبدیل نہیں ہوا

کشمیر بھارت کا حصّہ یا اُس کا نجی معاملہ نہیں ہے" قوم سے صدر ایوب کا خطاب"

راولپنڈی۔ ۱۵ جنوری۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے باعزت اور منصفانہ تصفیہ کے بغیر پاکستان اور بھارت کے درمیان پائدار امن قائم نہیں رہ سکتا۔ صدر نے کل دوپہر ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان اب بھی اس موقف پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہے کہ دونوں ممالک کے اختلافات کا اصل سبب مسئلہ کشمیر ہے۔ پاکستان اس موقف کو ہرگز تسلیم نہیں کرے گا کہ کشمیر بھارت کا داخلی معاملہ ہے۔ ہم کشمیری عوام کے حق خود اختیاری کی بدستور حمایت کرتے رہیں گے۔ صدر نے عوام کو یقین دلایا کہ ان کی گراں بہا قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور حکومت عوام کی خواہشات کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گی۔

صدر نے کہا ہمیں تاشقند میں یقین دلایا گیا کہ مسئلہ کشمیر کو باعزت طور پر طے کرانے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ آنجہانی مسٹر شاستری نے بھی ہمارے موقف سے اتفاق کیا اور دونوں ممالک کے تعلقات معمول پر لانے کے بعد اصل تنازعہ پر بامقصد بات چیت کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ صدر نے کہا اگر ہماری کوشش پھر ناکام ہوئی تو بھی اپنے ملک کی سلامتی کے لئے ضروری اقدامات کرنے کا حق بہرحال حاصل رہے گا انہوں نے کہا مجھے اپنے عوام کی خواہشات کا پورا علم ہے میں ان کے جذبات کا دلی احترام کرتا ہوں ہمارا امتحان ابھی ختم نہیں ہوا۔ لہٰذا ہمیں اس اتحاد اور نظم و ضبط کو برقرار رکھنا چاہیئے۔ جس کا مظاہرہ قوم نے جنگ کے دوران کیا ہے۔

صدر ایوب کل دوپہر ساڑھے بارہ بجے ریڈیو پر قوم سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا "اعلان تاشقند" کا ملک کے بیشتر حصوں میں خیر مقدم کیا گیا ہے اور بعض لوگوں نے اس کے متعلق خدشات بھی ظاہر کئے ہیں مجھے لوگوں کے خدشات کا پورا علم ہے اور میں ان کے جذبات کا احترام کرتا ہوں۔ یہ بات تو ظاہر ہے کہ اگر تاشقند ملاقات میں مسئلہ کشمیر کو طے کر لیا جاتا تو سب لوگوں کو اس پر خوشی ہوتی لیکن ظاہر ہے کہ پیچیدہ اور الجھے ہوئے مسائل اتنی جلدی اور آسانی کے ساتھ سلجھ نہیں سکتے صدر نے اعلان کیا کہ پاکستان اپنے سابقہ موقف سے قطعاً پیچھے نہیں ہٹا "اعلان تاشقند" میں ہمارے اس موقف کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ صدر نے کہا بعض لوگ ملک میں گڑبڑ پھیلانے کے لئے موقعہ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے اتحاد اور نظم و ضبط کو پوری طرح برقرار رکھیں جس کا مظاہرہ انہوں نے جنگ کے دنوں میں کیا۔ صدر نے یقین دلایا کہ حکومت اپنے عوام کی خواہشات کے خلاف ہرگز کوئی اقدام نہیں کرے گی۔

بھارتی وزیر بحالیات مستعفی ہو گئے

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ ہندوستان کی کابینہ نے جمعرات اور جمعہ کے روز خاص جلسوں میں اعلان تاشقند پر غور کرنے کے بعد اس کی توثیق کر دی ہے۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے اطلاع دی ہے کہ ہندوستان کے وزیر بحالیات مسٹر مہاویر تیاگی تاشقند کے اعلان کے متعلق اپنے ساتھیوں سے اختلاف رائے کی بنا پر مستعفی ہو گئے ہیں۔ اس معاہدہ کے تحت دونوں ملکوں نے سفارتی تعلقات بحال کرنے اور تنازعات کے تصفیہ کے لئے قوت کے استعمال سے اجتناب کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مسٹر تیاگی نے اس سمجھوتہ کی افادیت پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا تھا۔

پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان فضائی معاہدہ

کراچی ۱۵ جنوری۔ کل صبح یہاں پاکستان و انڈونیشیا کے درمیان دوطرفہ معاہدے پر دستخط ہوئے جس کے تحت پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز اور انڈونیشی ایئرلائنز گارودا کو جکارتہ اور کراچی تک پرواز کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی انڈونیشیا کے فضائی مواصلات کے وزیر نے جو انڈونیشیا کے چھ رکنی وفد کی قیادت کر رہے ہیں اپنے ملک کی طرف سے اس معاہدے پر دستخط کئے اور پاکستان کی طرف سے پی آئی اے کے صدر ایئر مارشل اصغر خان نے دستخط کئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷